جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

جنت کے اعمال

۱۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ،[۱] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ’مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ[۲] أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ‘.[۳]

۲۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:[۴] أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ – وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ– قَالَ: يَا مُعَاذُ‘، قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: ’يَا مُعَاذُ‘، قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: ’يَا مُعَاذُ‘، قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: ’مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ [مُوْقِنًا مِنْ قَلْبِهِ][۵] إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ‘،[۶] قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: ’إِذًا يَتَّكِلُوْا‘.[۷] فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

۳۔عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ،[۸] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ’مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ [وَرَسُوْلُهُ]،[۹] وَابْنُ أَمَتِهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ، وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ، [وَأَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ][۱۰] أَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ أَيِّ

أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ،[عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ‘]. [11]

٤۔عَنْ جَابِرٍ قَالَ:[12] أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوْبَةَ،[13] [وَصُمْتُ رَمَضَانَ]،[14] وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ،[15] [وَلَمْ أَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا]،[16] أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ’نَعَمْ‘. [قَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا]. [17]

٥۔ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ:[18] أَنَّ أَعْرَابِيًّا[19] عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [بَيْنَ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ][20] فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَوْ يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِيْ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَا يُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ [فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ’أَرَبٌ مَا لَهُ‘]،[21] فَكَفَّ النَّبِيُّ، ثُمَّ نَظَرَ فِيْ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: ’لَقَدْ وُفِّقَ، أَوْ لَقَدْ هُدِيَ‘. قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: فَأَعَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: [’وَاللّٰهِ لَئِنْ كُنْتَ أَوْجَزْتَ الْمَسْأَلَةَ، لَقَدْ عَظَّمْتَ أَوْ أَطْوَلْتَ]،[22] تَعْبُدُ اللّٰهَ،[23] لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، [وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ]،[24] [وَتَحُجُّ الْبَيْتَ]،[25] وَتَصِلُ الرَّحِمَ،[26] [وَتُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ]،[27] دَعِ النَّاقَةَ‘. [قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا].[28] [فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ’إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ‘]. [29]

۱۔عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی موت اِس حالت میں آئے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے[1]، وہ جنت میں داخل ہوگا[2]۔

۲۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ آپ نے اُن کو مخاطب کرکے فرمایا: اے معاذ، معاذ نے عرض کیا: میں آپ کی خدمت کے لیے ہر وقت حاضر ہوں، یارسول اللہ۔ آپ نے پھر فرمایا: اے معاذ، معاذ نے پھر عرض کیا: میں خدمت کے لیے حاضر ہوں، یارسول اللہ۔ آپ نے پھر فرمایا: اے معاذ، معاذ نے عرض کیا: میں موجود ہوں آپ کی خدمت کے لیے، اے اللہ کے رسول۔[3] آپ نے فرمایا: ہر وہ بندہ جو دل کے پورے یقین کے ساتھ اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں[4]، اللہ اُس پر دوزخ کو حرام کردے گا۔ معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ، میں یہ بات لوگوں کو بتا نہ دوں کہ وہ خوش ہوجائیں۔ آپ نے فرمایا: ایسا کرو گے تو لوگ اِسی پر بھروسا کرکے بیٹھ جائیں گے[5]۔ چنانچہ معاذ نے یہ بات اپنی موت کے وقت بیان کی اور وہ بھی اِس اندیشے سے کہ وہ گناہ گار نہ ٹھیرا دیے جائیں[6]۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۳۔عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو یہ کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، اور عیسیٰ بھی اُس کے بندے اور اُس کے رسول، اُس کی بندی کے بیٹے اور اُس کا ایک قول ہیں جو اُس نے مریم کی طرف القا فرمایا تھا اور اُس کی جانب سے ایک روح جو اُس میں پھونک دی گئی تھی[7]، اور گواہی دیتا ہوں کہ جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے اور قیامت میں اٹھایا جانا برحق ہے[8]، اللہ اُسے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے، جس سے وہ چاہے گا، داخل کرے گا، خواہ اُس کے اعمال کچھ ہوں[9]۔

۴۔جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: نعمان بن قوقل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول، آپ کیا فرمائیں گے، اگر میں فرض نمازیں پڑھوں،

رمضان کے روزے رکھوں، حرام چیزوں کو اپنے اوپر حرام ٹھیراؤں اور حلال کو حلال جانوں، پھر اِن پر اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہ کروں تو کیا جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے جواب میں فرمایا: ہاں۔[10] نعمان بن قوقل نے کہا: خدا کی قسم، میں اپنی طرف سے اِن پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔

۵۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان کسی جگہ تھے کہ ایک دیہاتی سامنے آ گیا۔ اُس نے آگے بڑھ کر آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ لی، پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول، یا عرض کیا: اے محمد، مجھے وہ چیز بتائیے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔[11] (آپ کی سواری اِس طرح روک لینے پر لوگوں کو تعجب ہوا)۔ چنانچہ وہ کہنے لگے: اِسے کیا ہوا، اِسے کیا ہوا ہے؟ اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِسے کوئی ضرورت لاحق ہے۔ پھر آپ نے سواری روک لی (اور اُس کی بات سنی)، پھر اپنے صحابہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: اِسے توفیق ارزانی ہوئی ہے یا فرمایا: اِسے ہدایت نصیب ہوئی ہے، (یہ دین کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہے)۔[12] آپ نے اُس سے کہا: تم نے ابھی کیا کہا تھا؟[13] راوی کا بیان ہے کہ اُس نے اپنی بات دہرائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے جواب میں فرمایا: بخدا تمھارا سوال اگرچہ مختصر ہے، لیکن بات بہت بڑی ہے۔ تم اللہ کی بندگی کرو گے، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراؤ گے، فرض نماز کا اہتمام رکھو گے، لازمی زکوٰۃ ادا کرو گے، رمضان کے روزے رکھو گے، بیت اللہ کا حج کرو گے، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا رویہ اختیار کرو گے،[14] جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، وہی لوگوں کے لیے پسند کرو گے، اور جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے، اُسے لوگوں کے لیے بھی پسند نہیں کرو گے۔[15] اچھا، اب میری اونٹنی کو جانے دو۔[16] اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، آپ نے جو کچھ ہدایت فرمائی ہے، میں اُس پر اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ وہ نکیل چھوڑ کر جانے کے لیے پلٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِسے جو کچھ بتایا گیا ہے، یہ اُس پر عمل پیرا رہا تو جنت

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

میں جائے گا۔[17]

ترجمے کے حواشی

ا۔ یعنی پورے شعور کے ساتھ اِس بات کو سمجھتا ہو کہ نہ کوئی خدا کی ذات سے ہے، نہ خدا کسی کی ذات سے ہے اور نہ خلق میں یا مخلوقات کی تدبیر امور میں کسی کا کوئی حصہ ہے۔ لہٰذا اللہ ہی تنہا معبود ہے، اُس کا کوئی ہم سر نہیں ہے۔

۲۔ یہی بشارت قرآن میں بھی دی گئی ہے۔ چنانچہ سورۂ نساء (۴) کی آیت ۴۸ میں فرمایا ہے: 'اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ، وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ' ''اللہ اِس بات کو نہیں بخشے گا کہ (جانتے بوجھتے) کسی کو اُس کا شریک ٹھیرایا جائے۔ اِس کے نیچے، البتہ جس کے لیے جو گناہ چاہے گا، (اپنے قانون کے مطابق) بخش دے گا۔''

اِس کی وجہ کیا ہے؟ استاذ امام لکھتے ہیں:

''...جس طرح تمام خیر کا منبع توحید ہے، یعنی خدا کی ذات، صفات اور اُس کے حقوق میں کسی کو ساجھی نہ ٹھیرانا، اِسی طرح تمام شر کا منبع شرک ہے، یعنی خدا کی ذات، صفات اور اُس کے حقوق میں کسی کو شریک ٹھیرانا۔ توحید پر قائم رہتے ہوئے انسان اگر کوئی ٹھوکر کھاتا ہے تو وہ غلبۂ نفس و جذبات سے اتفاقی ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ اپنی غلطی ہی کو اوڑھنا بچھونا بنا لے۔ اِس وجہ سے وہ گرنے کے بعد لازماً اٹھتا ہے۔ برعکس اِس کے شرک کے ساتھ اگر کسی سے کوئی نیکی ہوتی ہے تو وہ اتفاقی ہوتی ہے جس کا اصل منبع خیر، یعنی خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اِس وجہ سے وہ بے بنیاد ہوتی ہے۔ مشرک خدا سے کٹ جانے کی وجہ سے لازماً اپنی باگ نفس اور شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے، اِس وجہ سے وہ درجہ بدرجہ صراط مستقیم سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ اُس کے لیے خدا کی طرف لوٹنے کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہ جاتا تا آنکہ وہ شرک سے توبہ کرے۔ اِس وجہ سے خدا کے ہاں شرک کی معافی نہیں ہے۔ البتہ توحید کے ساتھ اگر کسی سے گناہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے گا، معاف فرما دے گا۔'' (تدبر قرآن ۲/ ۳۸۷)

۳۔ آپ کو یہ تردد لاحق تھا کہ آپ جو بات فرمانے والے ہیں، اُس سے لوگ کہیں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ یہ دو تین مرتبہ پکارنا اُسی تردد کا اظہار ہے۔

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ جان لینے کے بعد کہ آپ خدا کے رسول ہیں، خدا کو ماننے والا کوئی شخص آپ کا انکار نہیں کر سکتا۔ گویا پہلی روایت میں جو بات مضمر تھی، یہاں اُسے کھول دیا گیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۵۔ یعنی عمل کو چھوڑ کر گناہوں پر جری ہو جائیں گے۔ چنانچہ خدا کے مقابلے میں سرکشی کے مجرم قرار پائیں گے جس کی معافی آسان نہیں ہے۔

۶۔ یعنی اِس بات کے گناہ گار کہ اُنھوں نے لوگوں کو ایک خوش خبری سے محروم رکھا، دراں حالیکہ اب وہ علم و عمل میں ایسے پختہ ہو چکے تھے کہ اُن کے کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ نہیں رہا تھا۔

۷۔ یہ اضافہ مخاطبین کی رعایت سے ہے جو غالباً یہود و نصاریٰ ہوں گے۔ اُن کے لیے، ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے بارے میں اِن حقائق کا اقرار بھی ضروری تھا، اِس لیے کہ اِس سے پہلے وہ اِن حقائق کے منکر یا اِن سے متعلق بعض غلط فہمیوں میں مبتلا رہے تھے۔

۸۔ خدا پر ایمان کا ایک لازمی تقاضا آخرت پر ایمان بھی ہے۔ یہاں چونکہ تفصیل کا موقع ہے، اِس لیے آپ نے اِس کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

۹۔ دوسری روایتوں میں تصریح ہے کہ اگرچہ اُس نے چوری کی ہو یا زنا کا ارتکاب کیا ہو۔ اِس کی وجہ وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ کسی سچے موحد کے بارے میں یہ تصور بھی محال ہے کہ ایسے بڑے گناہوں کا مرتکب ہو جانے کے بعد اُس کے دل و دماغ ندامت کے احساس اور توبہ و اصلاح کے ارادے سے خالی رہے ہوں۔ یہ بشارت اِسی طرح کے موحدین کے لیے اور اُسی صورت میں ہے، جب اِس سے کسی کے ساتھ بے انصافی نہ ہو رہی ہو۔ قرآن میں تصریح ہے کہ اللہ اپنے بندوں کے ساتھ ذرہ برابر بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے، لہٰذا یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی کی حق تلفی کے ازالے یا اُس کے جان و مال اور آبرو کے خلاف زیادتی کی تلافی کے بغیر کسی مجرم کو معاف کر دیا جائے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۰۔ یہ جواب مخاطب کے لحاظ سے ہے۔ اُس نے زکوٰۃ اور حج کا ذکر غالباً اِس لیے نہیں کیا کہ زکوٰۃ مال کے ساتھ ہے اور حج اُسی وقت فرض ہوتا ہے، جب کوئی شخص بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ نعمان بن قوقل جو کچھ کر سکتے تھے، اُنھوں نے اُسی کا ذکر کر کے پوچھا ہے اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب بھی اُسی کے لحاظ سے دیا ہے۔ اِس طرح کے موقعوں پر ہر چیز کا احاطہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۱۱۔ دین میں جس چیز کو نصب العین کی حیثیت حاصل ہے، وہ یہی ہے۔ خدا کے پیغمبر اِسی نصب العین تک پہنچنے کی دعوت کے لیے مبعوث کیے جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت و تبلیغ اور قرآن کے انذار نے یہ نصب العین اپنے مخاطبین کے لیے کس درجہ واضح کر دیا تھا، اِس کا کچھ اندازہ اِس سوال سے کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ یعنی خدا نے اِسے توفیق ارزانی کی یا اِس کی رہنمائی فرمائی ہے کہ یہ مجھ سے وہی چیز لینے آیا ہے جو لوگوں کو میرے پاس لینے کے لیے آنا چاہیے۔

۱۳۔ یہ آپ نے اِس لیے فرمایا کہ دوسرے بھی سن لیں اور اُنھیں یاد دہانی ہو کہ پوچھنے کی اصل بات کیا ہے۔

۱۴۔ یعنی اُن کا حق پہچانو گے اور اُن کے ساتھ حسن سلوک کرو گے۔

۱۵۔ یہ جامع ترین تعبیر ہے جس نے تمام اخلاقیات کا احاطہ کر لیا ہے۔ انسان کی فطرت میں برائی اور بھلائی کا جو شعور ودیعت کیا گیا ہے، یہ اُسی کا ظہور ہے۔ اِس کی بنیاد پر، ہم اگر چاہیں تو اُن سب اوامر و نواہی کی فہرست خود مرتب کر سکتے ہیں جو اِس باب میں بیان ہوئے ہیں۔

۱۶۔ یہ غایت درجہ محبت کا اسلوب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کریم النفسی پر دلالت کرتا ہے۔

۱۷۔ یہ توحید و رسالت پر ایمان کے تقاضے ہیں جنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اِس سے واضح ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے لیے ایمان کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے، الاّ یہ کہ کسی شخص کو اللہ اُس کے کسی خیر کے پیش نظر معاف فرما دے، جیسا کہ قرآن کی بعض آیتوں اور او پر کی روایتوں سے متبادر ہوتا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اس حدیث کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۱۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۰۶۴۱۔ مسند احمد، رقم ۴۵۱، ۴۸۴، ۴۸۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی رقم ۱۰۴۳۹-۱۰۴۴۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۰۳۔ مستخرج، ابی عوانہ، رقم ۸۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۶۹۸۔

اِسی مضمون کو جن دوسرے صحابہ نے نقل کیا ہے، وہ یہ ہیں: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ۔

اِن صحابہ سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مسند طیالسی، رقم ۴۴۰۔ مسند اسحاق، رقم ۱۷۳۔ مسند احمد، رقم ۱۳۲۹۹، ۲۱۴۶۷، ۲۰۸۹۳، ۲۲۹۰۳، ۳۴۹۴، ۱۰۴۵۹، ۱۰۸۹۸، ۱۱۵۴۱، ۱۵۴۲۴، ۱۹۱۶۰۔ صحیح بخاری، رقم ۱۱۶۷، ۳۰۰۱۔ صحیح مسلم، رقم ۱۴۰-۱۴۱۔ سنن ابوداؤد، رقم ۱۱۲۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۶۶۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۱۴۳۔ مسند شاشی، رقم ۱۰۷۷، ۱۳۰۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۲۷۲، ۱۶۵۱۸، ۹۹۲۳۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۷۹۶، ۶۶۹۶، ۲۱۸۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم، ۱۹۱۲۴، ۱۹۱۲۵۔ مسند حمیدی، رقم ۳۶۴۔

۲۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی بعض طرق، مثلاً السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۴۳۹ میں 'یَعْلَمُ' کے بجاے 'یَشْھَدُ' ''وہ گواہی دیتا ہے'' نقل ہوا ہے۔ اُنھی سے مروی بعض طرق، مثلاً ابن خزیمہ کی التوحید، رقم ۱۷، ۵۱۷ میں 'عَلِمَ' بھی منقول ہے۔

۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۹ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت دو دفعہ دہرائی۔

۴۔ اِس حدیث کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۵۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس روایت کو جن کتابوں میں نقل کیا گیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

مسند احمد، رقم ۱۲۱۵۶، ۱۵۱۴۶، ۲۱۴۳۹۔ صحیح بخاری، رقم ۱۲۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۴۷۳، ۱۰۴۶۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۲۴، ۳۰۳۶۔ مسند شاشی، رقم ۱۲۶۰۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

یہی مضمون جن دوسرے صحابہ سے نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

اِن صحابہ سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں منقول ہے:

مسند طیالسی، رقم ۲۰۶۴۔ مسند احمد، رقم ۲۱۴۳۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۱۸۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۴۶۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۶۵۲۱، ۱۶۵۳۵، ۱۶۶۷۳۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۷۳۵، ۲۰۶۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۵۲۱۔

۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۴۶۰۔

۶۔ مسند احمد، رقم ۱۲۱۵۲ میں 'فَلَنْ تَطْعَمَہُ النَّار' ''تو اُس کو آگ ہرگز نہیں کھائے گی'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت جبریل امین نے دی اور آپ نے آگے صحابہ کو دے دی۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۵۲۵ میں یہ واقعہ اِس طرح بیان ہوا ہے کہ صحابہ ایک غزوہ میں شریک تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا، اور اُن کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ آپ نے دو مرتبہ ایسا ہی کیا، پھر

فرمایا: جانتے ہو، میں نے اللہ اکبر کیوں کہا اور کیوں مسکرایا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ابھی جبریل آئے تھے، اُنھوں نے میری سواری کی لگام تھامی اور کہا: اے محمد، اپنی امت کو خوش خبری دے دو کہ جس شخص کو موت اِس حالت میں آئے کہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ اُس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔

۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول بعض روایات، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۴۹ میں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بشارت کے اعلان عام کی اجازت دے دی تھی، مگر عمر رضی اللہ عنہ نے یہی بات کہہ کر آپ سے درخواست کی کہ یہ نہ کریں۔ اُن کے الفاظ ہیں: 'فَإِنِّیْ أَخْشٰی أَنْ یَتَّکِلَ النَّاسُ' ''مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اِسی پر بھروسا کر کے نہ بیٹھ رہیں''۔ چنانچہ آپ رک گئے۔ اِس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ معاذ بن جبل سے یہ گفتگو غالباً اِس واقعہ کے بعد ہوئی ہے۔

انس بن مالک سے مروی بعض طرق، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۴۶ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مکالمہ اِس طرح نقل ہوا ہے: 'قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ؟ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ أَنْ یَعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہِ شَیْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَۃً، قَالَ: یَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قُلْتُ: لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ، قَالَ: ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ، إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ؟ قُلْتُ: اللّٰہُ وَرَسُوْلُہُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَنْ لَّا یُعَذِّبَھُمْ' ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ معاذ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو سنو، وہ یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھیرایا جائے۔ کچھ دیر توقف کے بعد آپ نے کہا: اے معاذ، معاذ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول، میں آپ کی خدمت کے لیے موجود ہوں۔ آپ نے فرمایا: جانتے ہو، جب بندے یہ کر لیں تو اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ معاذ نے پھر عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ کہ اللہ اُنھیں عذاب نہ دے۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۸۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۴۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت جن مصادر میں نقل ہوئی ہے، وہ درج ذیل ہیں:

مسند احمد، رقم ۲۲۰۶۹۔ صحیح بخاری، رقم ۳۲۰۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۴۵۷، ۱۰۶۱۹۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۷۔ مسند شاشی، رقم ۱۱۵۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۲۰۶۹۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۳۲۔

۹۔ صحیح بخاری، رقم ۳۲۰۴۔

۱۰۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۵۴۳۔

۱۱۔ صحیح بخاری، رقم ۳۲۰۴۔ بعض دوسری روایات، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۱۱۶۷ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل ہوئی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص اللہ کو الٰہ مانے اور اِس بات کا اقرار کرے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، وہ بہر کیف جنت میں جائے گا، اگر چہ اُس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو۔

۱۲۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۲۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مسند احمد، رقم ۱۴۳۹۴، ۱۴۷۴۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۹۴۰، ۲۲۹۵۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۵۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۸۶۰۷۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۹۶-۹۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۷۰۵۔

۱۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۵ میں 'إِنْ صَلَّیْتُ الْمَکْتُوْبَاتِ' ''اگر میں لازمی نمازیں پڑھوں'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۴۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۔

۱۵۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۲۱ میں 'وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ' ''میں حلال کو حلال جانوں'' مقدم ذکر ہوا ہے اور 'وَ حَرَّمْتُ الْحَرَامَ' ''حرام چیزوں کو اپنے اوپر حرام ٹھیراؤں'' موخر ہے۔

۱۶۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۔

۱۷۔ صحیح مسلم رقم ۲۱۔

۱۸۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۱۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں منقول ہے:

مسند احمد، رقم ۲۲۹۱۷، ۲۲۹۲۹۔ صحیح بخاری، رقم ۵۵۵۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۶۴۔ مسند شاشی، رقم ۱۰۴۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۴۲، ۳۳۲۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۸۲۶-۳۸۲۷۔

یہی مضمون متعدد صحابہ سے نقل ہوا ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، صخر بن قعقاع رضی اللہ عنہ، عبد اللہ سلمی رضی اللہ عنہ، اسد بن کرز رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ۔

اِن صحابہ سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند احمد ۱۱۸۳۱۔ صحیح بخاری، رقم ۵۵۵۱۔ صحیح مسلم، رقم ۱۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۳۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۶۸۶۔

۱۹۔ یہ اعرابی کون تھے؟ اِس میں اختلاف ہے۔ طبرانی کی المعجم الکبیر، رقم ۱۳۳۷ کے مطابق اِن کا نام صخر بن قعقاع تھا۔ اِس کے برخلاف عبداللہ سلمی اور اسد بن کرز کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اُن کے ساتھ پیش آیا تھا۔ چنانچہ حتمی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ متعدد واقعات ہیں یا ایک ہی شخص کا واقعہ ہے جس کے نام کی تعیین میں اختلاف ہو گیا ہے۔

۲۰۔ یہ اضافہ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۳۷ میں صخر بن قعقاع رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ بعض دوسری روایات، مثلاً معرفۃ الصحابہ، رقم ۴۰۰۷ میں عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ عرفات میں تھے۔

۲۱۔ صحیح بخاری، رقم ۵۵۵۱۔

۲۲۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۳۷۔

۲۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۳۲۷ میں یہاں 'تَعۡبُدُ' ''تم اللہ کی عبادت کرو گے'' کے بجائے 'اُعۡبُدِ اللّٰهَ' ''تم اللہ کی عبادت کرو'' بہ صیغۂ امر روایت ہوا ہے۔

۲۴۔ یہ اضافہ صحیح بخاری، رقم ۱۳۱۵ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ بعض روایات، مثلاً المعجم الکبیر، رقم ۱۳۳۷ میں یہاں صخر بن قعقاع رضی اللہ عنہ سے 'أَقِمِ الصَّلٰوةَ' ''تم نماز قائم کرو' اور 'أَدِّ الزَّكٰوةَ' ''تم زکوٰۃ ادا کرو' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۲۵۔ یہ اضافہ معجم الصحابہ، رقم ۷۸۷ میں عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۲۶۔ صحیح مسلم، رقم ۱۸ میں یہاں 'وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ' ''اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا رویہ اختیار کرو' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۲۷۔ معجم الصحابہ، رقم ۷۸۷۔

۲۸۔ یہ اضافہ صحیح بخاری، رقم ۱۳۱۵ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔

۲۹۔ صحیح مسلم، رقم ۱۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول بعض روایات، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۱۳۱۵ میں اِس جگہ یہ الفاظ ہیں: 'مَنۡ سَرَّهُ أَنۡ يَنۡظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنۡ أَهۡلِ الۡجَنَّةِ، فَلۡيَنۡظُرۡ إِلٰى هٰذَا' ''جو شخص جنت کے لوگوں میں

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سے کسی کو دیکھنا چاہتا ہے، وہ اس آدمی کو دیکھ لے''۔

المصادر والمراجع

إبن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق:شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

إبن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلانى. (١٣٧٩هـ). **فتح البارى شرح صحيح البخارى**. (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى. بيروت: دار المعرفة.

إبن قانع. (١٤٨١هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدى محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفى الباز.

إبن ماجه. ابن ماجة القزوينى.(د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى. بيروت: دار الفكر.

إبن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقى. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم. (د.ت). **معرفة الصحابه**.ط١. تحقيق: مسعد السعدنى. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيبانى. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربى.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيبانى.(د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط ١. بيروت: دار إحياء التراث العربى.

البخارى، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**.ط٣. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار إبن كثير.

بدر الدين العينى. **عمدة القارى شرح صحيح البخارى**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربى.

البيهقى، أحمد بن الحسين البيهقى.(١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرىٰ لبيهقى**.ط١.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

تحقیق: محمد عبد القادر عطا. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السیوطی، جلال الدین السیوطی. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق: أبو اسحٰق الحوينی الأثری. السعودية: دار إبن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشی، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشی**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعی الكلبی المزی.(١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال فی أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی. بيروت: دار إحياء التراث العربی.

النسائی، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **سنن النسائی الصغرٰی**. ط٢. تحقيق: عبدالفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائی. أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰی للنسائی**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداری، سيد كسروی حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

''...آدمی روزے کی حالت میں اپنے اوپر کچھ مزید پابندیاں عائد کر کے اور دوسروں سے الگ تھلگ ہو کر چند دنوں کے لیے مسجد میں بیٹھ جائے اور زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کرے۔ اصطلاح میں اِسے اعتکاف کہا جاتا ہے۔ یہ اگرچہ رمضان کے روزوں کی طرح لازم تو نہیں کیا گیا، لیکن تزکیۂ نفس کے نقطۂ نظر سے اِس کی بڑی اہمیت ہے۔''

(میزان، جاوید احمد غامدی ۳۵۴)